بی نعیم استرآبادی کے ذریعہ"

حافظ ابن عساکر نے ایک اور واقعہ شیخ ابوالولید حسان بن محمد سے روایت کیا ہے۔

"۳۰۵ھ میں ایک دن ہم قاضی ابوالعباس بن سریج کی مجلس میں تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر انھیں خوشخبری سنائی کہ قاضی صاحب! اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر اپنے کسی بندے کو مبعوث فرماتا ہے جو اُس کے دین کی تجدید کرتا ہے۔ اللہ تعالے نے مائۂ اولیٰ کے سرے پر عمر بن عبدالعزیز کو مبعوث فرمایا اور انھوں نے ۱۰۱ھ میں وفات پائی اور دوسری صدی کے سرے پر ابا عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی کو مبعوث فرمایا اور انھوں نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی اور آپ کو تیسری صدی کے سرے پر مبعوث فرمایا پھر وہ کہنے لگا۔

"دو شخص ہیں کہ گذر گئے پس اُن میں برکت دی گئی ---- خلیفہ عمر (ابن عبدالعزیز) پھر خلف مسعود
روشن شافعی (جن کا نام) محمد ہے ..... ---- وارث نبوت ہیں در جناب نبی کریم کے چچیرے بھائی ہیں
اے اباالعباس آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ تیسرے ہیں ---- اُن کے بعد احمد کے مزار کو سیراب کرنے کے لئے"

پس ابوالعباس قاضی نے چیخ ماری اور روئے اور کہا تو نے میری خبر مرگ مشہور کر دی۔ شیخ ابوالولید کہتے ہیں کہ قاضی ابوالعباس نے اسی سال وفات پائی۔ حاکم ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ جب میں نے اس حکایت کو روایت کیا تو لوگوں نے اس کو لکھ لیا اور جن لوگوں نے اسے لکھا تھا اُن میں سے ایک شیخ ادیب و فقیہ تھا جب دوسری مجلس منعقد ہوئی تو حاضرین میں سے کسی نے مجھ سے کہا کہ اس شیخ نے ان ابیات میں کچھ اضافہ کیا ہے اور اس میں شیخ ابوالطیب سہل بن محمد کا ذکر کر کے انھیں چوتھی صدی کے سرے پر رکھا ہے تو میں نے اس فقیہ سے دریافت کیا اور اُس نے اپنا قصیدہ مدحیہ سنایا۔

اور چوتھے مشہور سہل محمد ہیں ---- جو ہر مومن کے نزدیک امام ہیں
مسلمان سب کے سب اُن کے پاس پناہ لیتے ہیں ---- علم کے باب میں جب کوئی انھیں امر خطیر لاحق ہوتا ہے۔
ہمیشہ ہمارے درمیان شیخ خلائق بنے رہے ---- اور مذہب پسندیدہ و مختار کے بہترین مجدد تھے

حاکم کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا اور کچھ نہ بولا تو اس سے مجھے بڑا صدمہ ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالے نے اسی سال اُن کی وفات مقدر کر دی"

اس طرح چوتھی صدی اور پانچویں صدی میں بھی تجدید ملت کے باب میں علماء و مفکرین کا عام انداز فکر یہی تھا۔ حافظ ابن عساکر نے امام ابوالحسن علی بن المسلم السلمی کا یہ قول نقل کیا ہے جو انھوں نے خود جامع دمشق میں حدیث مجددین ملت کے سلسلے میں خود اُن کی زبان سے سنا تھا۔

كان على رأس المائة الاولى عمر بن عبد العزيز وكان على رأس المائة الثانية محمد بن ادريس

پہلی صدی کے سرے پر عمر بن عبدالعزیز تھے دوسری صدی کے سرے پر محمد بن ادریس شافعی تھے تیسری صدی کے سرے پر امام اشعری تھے اور چوتھی صدی